قیمت سالانہ ؏ | رجسٹر نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء | نمبر ۴۰

گلدستۂ اخبار

جرمن حملے اکثر چاندنی رات میں ہوتے ہیں۔ دن میں نہیں کرتے۔

حال ہی میں رمیدیہ واقع عراق عرب میں ہماری سرکار کو بڑی فتح ہوئی ہے۔ مبارک شہر رمیدیہ بمعہ محصورین کے ہماری سرکار کے ہاتھ آگیا ہے۔

ملکۂ معظم نے اس فتح پر جنرل ماڈ اور اس کی فوج کو مبارکبادی کا تار بھیجا ہے۔

یکم کو جرمن ہوائی جہازوں نے لندن پر یورش کی تھی اُس میں لندن میں ۱۰ آدمی مارے اور ۳۸ زخمی ہوئے۔

روسی حال ہی میں ریگا کے علاقہ میں ایک میل آگے بڑھ گئے ہیں۔

برطانیہ عظمیٰ نے سکینڈے نیویا اور ہالینڈ کو مال بھیجنا بند کر دیا ہے۔

انگلستان کے شمال میں سامان جنگ کے ایک کارخانہ میں آتشزدگی سے سخت نقصان ہوا

دریائے میوس کے کنارہ اور اس کے خم پر جرمن سخت گولہ باری کر رہے ہیں۔

ماہ ستمبر میں انگریزی فوجوں نے ۵۲۹۶ جرمن جن میں ۱۴۶ افسر ہیں گرفتار کئے ہیں۔ علاوہ اُن کے ۱۱ توپیں جن میں بھاری توپیں بھی اور ۵ خندقی توپیں اور ۳۷۷ کلدار توپیں لے لی ہیں۔

جاپان کے بیرن ایشیو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ چین میں جو دروازہ نہ بند کرنے کی پالیسی ہے وہ نہ تو جاپان کی پالیسی نہ تو کبھی ہوئی اور نہ کبھی ہوگی۔

۳۰ ستمبر کو جو اتحادیوں نے سینٹ دینس ولٹرم پر ہوائی جہازوں کی یورش کی اُس میں جرمن کے ۵ ہوائی جہاز ہلاک کر دیئے گئے۔

امریکہ کے لبرٹی لون میں ۳ ارب ڈالر فراہم کرنے کی تجویز ہوئی ہے۔ امید ہے کہ یہ قرضہ ۵ ارب ڈالر تک بڑھ جائے گا۔

لندن میں ۲ اکتوبر کو ہندوستانی چائے کے صرف ۱۷۱۷ بوجہ فروختگی کے لئے پیش ہوئے

شملہ کے ہارنس کورٹ میں یکم اکتوبر کو لیڈی اوڈوائر نے یورپین اور انگلو انڈین چائلڈرنس ریلیف ایسوسی ایشن کے لئے ایک ضیافت کی

شاہ جہان آباد ضلع دہلی کے محلہ بلبلی خانہ میں جو رضیہ بیگم کا مقبرہ ہے اب سرکاری حفاظت میں ہے۔

مسز اینی بیسنٹ کانگرس کی پریذیڈنٹ منتخب ہوئیں

تار برقیات

مغربی محاذ

لنڈن ۲ اکتوبر۔ برٹش مراسلہ ظاہر ہے کہ دشمن نے ایگین جنگل کے مشرق کی طرف یپرس مینن سڑک کے شمال کی جانب ایک میل کے محاذ پر سخت حملہ کیا۔ مگر پیادہ فوج جو تین لہروں کی صورت میں آگے بڑھتی آرہی تھی بھاری نقصان کے ساتھ بے ترتیب کر کے جا کر پسپا کر دی گئی۔ ہم نے دشمن کا تعاقب کیا اور چند ایک آدمی ان کے قید کر لئے۔

دشمن نے بعد کے تین گھنٹوں میں دوسری مرتبہ سخت حملہ کیا۔ اور سخت جنگ شروع ہو گئی۔ مگر دشمن ہر جگہ پسپا ہی ہوتا رہا۔ سوائے پالیگن جنگل کے جنوب مشرقی گوشہ کے مقابل میں جہاں اس نے دو آگے کے مورچوں پر قبضہ کر لیا۔

ماہ ستمبر میں ہم نے ۵۲۹۶ آدمی دشمن کے پکڑے جن میں ۱۴۸ افسر ہیں اور ۱۱ توپیں جن میں تین بھاری توپیں ہیں۔ نیز ۵۷ خندقی توپیں اور ۳۷۷ کلدار توپیں لے لیں۔

اتوار کے روز گولہ باری۔ عکسی تصاویر لینے کا کام اور بم اندازی رات دن بلا توقف جاری رہا۔ کانٹروڈ میں رقبہ جنگ کے درمیان کئی جگہ ہم نے ۱۱ ٹن کے بم پھینکے۔ دشمن نے رات کے وقت بہت سی بم اندازی کی پوزیشنیں کیں مگر فوجی نقصان نہایت خفیف ہوا۔

گاؤنٹ ووڈ پر جو بم پھینکے گئے ان کی عکسی تصاویر لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سٹیشن پر بم کامیابی سے پھینکے گئے اور ایسا ہی تین بڑی بڑی مشینوں کو اس ہوائی جہازوں کے سٹیشن سے تین میل جنوب کے فاصلہ پر کام میں لائی گئی تھیں کافی نقصان پہنچایا گیا۔ رپورٹ ہے کہ گزشتہ رات جو ایک بڑے سٹیشن پر بم پھینکے گئے جس میں گولہ بارود فراہم تھے۔ بم کے گولوں سے آگ لگ گئی۔ چار جرمن ہوائی جہاز نیچے اتارے گئے۔ اور آٹھ بھگا دیئے گئے ہمارے پانچ ہوائی جہاز گم ہیں۔

لنڈن ۲ اکتوبر۔ رائٹر کا نامہ نگار مقیمی برٹش صدر مقامات راوی ہے کہ پیر کی صبح کو ٹاور ہیٹس کے برج کے قرب وجوار میں اس محاذ پر جس کے لئے دشمن حال ہی میں لڑائی کر چکا تھا۔ دشمن نے بڑی سختی سے بالمقابل حملہ کیا۔ حملوں سے پہلے سخت گولہ باری ہوئی۔ مگر ہم نے اس سے بھی بہت زیادہ سختی کے ساتھ جواب دیا۔ کہر کے دبیز ہونے کے سبب سے ہوائی جہازوں کے حملوں میں روک پیدا ہوئی۔ مگر ہماری حالت روبترقی ہے

پہلا حملہ مینین سڑک کے محاذ پر ۶ بجکر ۵ منٹ پر ہوا۔ ان کی پہلی اور دوسری فوجی لہروں کو ہماری گولہ باری نے ایسا پاش پاش کر دیا کہ وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں۔ تیسری لہر ہمارے ساتھ آملی مگر ہماری لگاتار بہ بازوں آتش فشانی نے ان کو بھی ہلاک کر دیا۔ اسی طرح سے ہمارے آدمیوں کی ایک گروہ بڑی للکار کے ساتھ ان کے پیچھے دوڑ پڑی اور اس سے پہلے کی لائن کے آگے ۲۰۰ گز پر جا کر قائم ہو گئی۔

دوسرا حملہ جو ۸ بجکر ۴۰ منٹ پر ہوا تھا۔ وہ بھی پسپا کر دیا گیا۔ مگر ایک جگہ ہمارا مورچہ گولائی میں قدرے پیچھے ہٹ گیا۔ لڑائی جاری ہے یہ مقابلے دشمن کو بہت ہی گراں پڑے ہیں۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ اسی سہ پہر کا سر ڈگلس ہیگ کا مراسلہ مظہر ہے کہ کل اور گزشتہ رات میں دشمن نے یپرس مینین سڑک اور پالیگن رکنیز (الاضلاع) جنگل کے شمال مغربی گوشہ کے درمیان پانچ حملے نئی فوجوں کے ساتھ دشمن نے کئے۔ اس نے زونبیک پر بھی حملہ کیا۔ یہ حملے بالکل ناکام رہے۔ ماسوائے ان مورچوں کے چھن جانے کے جن کی رپورٹ کل دی گئی تھی۔ دشمن آگے نہ بڑھ سکا اور اس نے سخت نقصان اٹھائے۔ ہم نے لینز کے جنوب کی طرف ایک حملہ کو پسپا کر دیا۔

محاذ ریگا۔

لنڈن ۲ اکتوبر۔ بے تار کی خبر رسانی کا ایک روسی مراسلہ مظہر ہے کہ ہم علاقہ ریگا میں کرونن برگ اور سپٹل اور گرونٹل کے قطعہ واقعہ میں ایک میل آگے بڑھ گئے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحیت اور اخلاق

۴

اگر ہم خداوند مسیح کی اخلاقی تعلیم پر بغور نظر کریں تو ظاہر ہو جائے گا کہ ان احکام کو ان کے اصلی منشا اور مقصد کو زیر نظر رکھتے ہوئے وہ بنی نوع انسان کی تمام اخلاقی زندگی میں نہایت ہی ارفع اور اوسع تبدیلی پیدا کر دینے والے ہیں۔ ہمارے خداوند کی اخلاقی تعلیمات انسان کو ایسا چوکنا کر دینے والی ہیں کہ بڑے بڑے عالم و فاضل اُن کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ اُن کو اخلاق کے اعلیٰ معراج کی نہایت بلند اور خوشنما چوٹی سمجھتے ہیں۔ اور وہ احکام ہر ملک اور ہر زمانہ کے مہذبانہ مروجہ اخلاق کا معیار متصور ہوتے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح کی زندگی جب تک وہ اس دنیا میں رہا کامل زندگی تھی۔ اور اگر ہم صرف اس کے قوانین اور قواعد کی پیروی کریں جن کی وہ خود پیروی اور کامل پیروی کرتا تھا۔ تو ہم اس کی ضرورت اور اہمیت کو بخوبی پہچان سکتے ہیں۔ اس کے احکام عام اخلاقی قاعدوں اور مقولات سے نہ صرف سبقت ہی لے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کی تکمیل ہیں۔ یعنی جو کمی ان میں ہے اس کو پورا کرتے ہیں۔ عدالت میں کسی امر کو سچا ثابت کرنے کے لئے آدمیوں کو قسم کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس خیال سے کہ قسم کے ڈر کے مارے وہ سچ بولیں گے۔ مگر کامل قانون اس امر کا مقتضی ہوتا ہے کہ جن لوگوں کی عادت ہی سچ بولنے کی ہے ان کو قسم دلانے کی ضرورت ہی نہیں۔ اگر وہ طبیعت انسان میں پیدا ہو جائے۔ جو خداوند کے اس حکم میں ہے کہ برائی کا مقابلہ نہ کرو۔ تو تمام قومی اور مجلسی جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر مشکلات حائل ہوں تو وہ بڑے اطمینان کے ساتھ حل ہو جاتی ہیں۔ اگر ہم اپنے ہی غصہ کی گال پر طمانچہ لگائیں اور اُس کو فرو کر لیں۔ تو ہم کسی سختی کے جرم کے مرتکب نہ ہوں گے۔ اگر ہم شہوانی خیالات کو گندے اور بدبودار زخم متصور کریں تو ہم شہوت پرستی کے فعل کے کبھی مجرم نہ ہوں گے۔ یہ سچ ہے کہ دولت کی سرگرم خواہش صنعت و حرفت اور تجارت کے لئے لازمی ہے جس سے کسی قوم کی مادی کامیابی اور سرفرازی پیدا ہو جاتی ہے مگر یہ بھی سچ ہے کہ قوموں نے ایسے لوگوں کی علمی تحقیقات سے فائدہ اُٹھایا اور دولتمند بن گئے جن کو دولت کی کچھ بھی پرواہ نہ تھی۔ اور وجہ اس کی یہی تھی کہ ایسے لوگوں نے مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہیں کیا تاکہ اوروں کی دولت بڑھ جائے۔ اور دنیا ہرگز غریب نہیں ہو سکتی۔ اگر اہل صنعت و حرفت اور سوداگر اور مزدوری پیشہ لوگ اپنے اپنے پیشوں کو نہ صرف روزی کا اور اپنے لئے مال جمع کرنے کا ذریعہ ہی سمجھیں بلکہ یہ سمجھیں کہ خدا نے ہمیں بنی آدم کی اسی خدمت کے لئے مامور کیا ہے۔ لیکن پھر سوال لازم آتا ہے کہ کیا خداوند مسیح کے احکام کی تعمیل اخلاقاً ممکن ہے؟ اس سوال کے جواب میں آؤ ہم لوقا کی انجیل * مسیح کے اس حکم پر غور کریں کہ اگر تیرا بھائی توبہ کرے تو اس سے معاف کر خواہ وہ کتنی ہی مرتبہ تمہیں نقصان پہنچائے اور پھر معافی مانگے۔ اس حکم کے ساتھ ہی لکھا ہے۔ کہ رسولوں نے خداوند سے کہا۔ کہ ہمارا ایمان بڑھا۔ یہ یقینی معلوم نہیں کہ اُن کی یہ درخواست وہ جواب تھا جو رسولوں نے اس حکم کا دیا تھا۔ گو مسیح کے بہت سے ایسے احکام ہیں جن سے طبعاً ایسی درخواست کی تحریک ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر ہم سمجھیں مسیح کے احکام ایسی کامل فرمانبرداری طلب کرتے ہیں جو ہماری طاقت سے باہر ہے تو ہمارا ایمان ناقص ہے۔ ایسا کرنے سے اگرچہ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور وہ ہم کو ابدی ہلاکت سے نجات دیتا ہے تو بھی ہم اُس کو اپنے چال چلن کا خداوند تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن جس دل میں مسیح پر حقیقی ایمان ہے اُس دل میں اس کے حکموں اور وعدوں پر بھی بالضرور ایمان ہوگا۔ جیسا کہ اُس نے انسانی اخلاق کی بابت فرمایا ہے۔ ویسا ہی اُس نے الٰہی فضل کی بابت بھی فرمایا ہے۔ اگر کوئی شخص رسولوں کے عقیدہ یا اتھاناسیس کے عقیدہ یا کنفشن آف فیتھ پر ایمان رکھے لیکن خداوند مسیح کی پہاڑی وعظ پر ایمان نہیں رکھتا اور یہ نہ سمجھے کہ اُن احکام کی تعمیل میرے اپنے چال چلن میں ہونا ضروری ہے۔ تو وہ ایمان سے منکر اور مسیح سے باغی ہے۔

مسیحی مکاشفہ کی تعلیمات اور اخلاق میں درمیان نہایت ہی گہرا اور نزدیکی تعلق ہے۔ ایسا کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتیں۔ مسیحی اخلاق کی جڑ اس تعلق میں ہے۔ جو ہر ایک مسیحی مسیح میں خدا کے ساتھ اور پھر اپنے ابنائے جنس کے ساتھ رکھتا ہے۔ اور قبل ازیں کہ ہم اس کے احکام کی تعمیل کا امکان معلوم کریں لازم ہے کہ ہم مسیح کی خاص تعلیمات پر ایمان لائیں۔ کیونکہ احکام کی تعمیل یا تو ایمان ہی سے ہو سکتی ہے یا

محبت۔ ہماری وعظ کی سب سے بڑی مقتضیات اُس درس میں مشرح کر دیئے گئے ہیں۔ جو خداوند مسیح نے نئی پیدائش کے بارے میں نیکودیمس کو دیا تھا اور اُس درس میں جو زندہ پانی پر سامری عورت کے سامنے دیا تھا۔ جو درس اس نے زندگی کی روٹی پر کفرنحوم کے عبادت خانہ میں۔ اور انگور اور اُس کی شاخوں کی بابت اپنے شاگردوں کے سامنے دیا تھا۔ الٰہی زندگی جو مسیح دیتا ہے۔ اسی وقت ظہور میں آتی ہے جب ایماندار مسیح میں قائم ہوتا ہے۔ اس سے جدا ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اُس کے احکام ہماری طاقت سے بڑھ کر اپنی تعمیل طلب کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم اس میں قائم ہوں اور وہ ہم میں تو ہم پر اُن کی تعمیل آسان ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مسیح کی زندگی ہماری زندگی بنجاتی ہے۔ اُس کے قوانین اس کے وعدے ہیں۔ اور اُس کا اخلاق اُس کی تعلیم ہیں۔ اگر اُس نے ہم کو کمالیت کا ایسا معراج بخشا ہے جس کی نسبت ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُس تک رسائی انسان کی اس دنیا میں نہیں بلکہ کسی آئندہ کامل دنیا میں ہو سکتی ہے۔ تو جاننا چاہیئے کہ اُس کا منشا یہ ہے کہ ہم ایمان لائیں کہ اس نے بنی آدم کے درمیان خدا کی بادشاہت قائم کر دی ہے۔ اور اگرچہ ہم ابھی تک دیکھی ہوئی اور مادی چیزوں سے محصور ہیں تو بھی ہم خدا میں اور خدا ہم میں بس سکتا ہے۔

پاسٹر اور کلیسیا

آجکل اسبات پر بڑا زور دیا جارہا ہے۔ کہ کلیسیا اپنا پاسٹر خود پالے پوسے۔ کسی پر بوجھ نہ ہو۔ چاہیئے تو ایسا ہی۔ مگر ہمارے پاسٹروں کے اخراجات ایسے طویل ہیں کہ کلیسیا کی مختصر آمدنی اُن کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ ہماری کلیسیائیں ایسی متلون مزاج ہیں کہ ان کی مہربانی اور نامہربانی کا کچھ اعتبار نہیں۔ معشوق کے مزاج کی طرح اُس کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ آج گروہ اپنے پاسٹر سے خوش ہیں۔ اور کل پاسٹر مردود ہو جاتا ہے۔ اس میں بہت کچھ پاسٹر کا بھی قصور ہوتا ہے۔ کلیسیا میں چونکہ طرح طرح کے مزاج کے لوگ ہوتے ہیں۔ کہیں کسی بات پر ناراضگی ہو گئی کچھ لوگ زید کی طرف ہو گئے کچھ بکر کی طرف۔ بس پارٹی فیلینگ ہو گئی۔ اب پاسٹر بیچارہ کیا کرے مجبوراً یا سہواً اُس کو کسی نہ کسی طرف ہونا ہی پڑتا ہے۔ یہی بات تمام مخالفت کی جڑ ہے۔ پس پاسٹر کو چاہیئے کہ ایسی پارٹی فیلینگ سے بچا رہے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ سب کو ایک آنکھ سے دیکھے۔ اور سمجھے کہ دوسری آنکھ پتھر کی ہے۔ سب کو یکساں دیکھے۔ کیونکہ پاسٹر باپ ہے اور باپ کے لئے سب اولاد یکساں ہوتی ہے۔ پاسٹر کا فرض ہے کہ غریب و امیر کو یکساں ایک ہی نظر سے دیکھے۔ یا بہ الفاظ دیگر ایک ہی آنکھ سے دیکھے۔ یہ نہ خیال کرے کہ امیر چندہ بہت دیتا ہے یا وہاں سے چار کا پیالہ ملتا ہے۔ غریب کا کیا ہے چار دن ناراض رہیگا آخر جھک مار کے خود ہی ٹھیک ہو جائےگا امیر ناراض ہوا تو چندہ کم ہو جائےگا۔ مخالفت کے بڑھ اور پاسٹری چھین جانے کا اندیشہ ہے۔ اصل پوچھو تو پاسٹر کو ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ ہر دلعزیز ہونے کے لئے ہر ایک کی ہی دلجوئی کرنی چاہیئے۔ نہ کہ صرف ظاہری آنسو پونچھنا ہی کافی ہے ہر طرح سے کمزوروں کی مدد کرنا اور زور آوروں کی مخالفت بھی نہ کرنا چاہیئے۔ مگر راستی کو کبھی ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔ غیبت سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیئے۔ آہ! آجکل کے پاسٹر کیسے ہیں۔ اپنے غرور اور پارٹی فیلینگ میں داخل ہو کر کلیسیاؤں کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ کاشکہ سب پاسٹر اپنی اپنی کلیسیا کے ایک ایک ممبر کے ساتھ پوری محبت اور سلوک سے پیش آئیں اور کلیسیا کے غریبوں کو نہ بھولیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ

امیروں کی فقط ہر سو جھلک ہے۔
غریبوں کی روشنی مشکناک ہے

اسبات کا رونا بے فائدہ ہے کہ کلیسیا کچھ نہیں دیتی۔ مشن کے بغیر گزارہ نہیں چلتا۔ اگر پاسٹر یا کلیسیا کی حالت کے مطابق رہے تو ہمارے خیال میں کلیسیا اپنے پاسٹر کو بخوبی سنبھال سکتی ہے۔ بشرطیکہ مشنری صاحبان کلیسیائی معاملات میں خلل انداز نہ ہوں۔ اور پاسٹر بھی مشنری صاحبان سے بہت ربط ضبط نہ رکھے۔ سب سے زیادہ میل جول اپنے بزرگوں سے رکھے۔ پھر دیکھیں ان کا سلسلہ کیسا ٹھیک چلتا ہے۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی دگرگوں ہے۔ کلیسیاؤں کا اعتبار اپنے پاسٹروں پر سے اسی سبب سے جاتا رہتا ہے۔ جب کلیسیا دیکھیگی کہ پاسٹر سچ مچ ہمارا ہے تو وہ خود پاسٹر کی بنجائے گی۔ غزل الغزلات کی یہ آیت کیسی ٹھیک بیٹھتی ہے۔ کہ "میرا محبوب میرا ہے اور میں اُس کی ہوں" جماعت اس سے خوش ہوگی اور وہ جماعت سے۔ اور خدا کا گھر جماعت سے بھرا رہیگا۔ روحوں کی سلامتی ہوگی۔ خدا کا جلال ظاہر ہوگا۔

چین میں بت پرستی گھٹتی جارہی ہے

جس طرح دنیا کے



دیگر ممالک اور خود ہندوستان میں انجیل کے نور اور مغربی تہذیب کی روشنی سے لوگ منور ہوتے اور اپنی باطل پرستیوں سے دست بردار ہوتے جا رہے ہیں۔ اسی طرح چین بھی اس تاثیر سے متاثر ہو رہا ہے۔ بت پرستی سے لوگ نفرت کر اور اُسے چھوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم ایک جگہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ایک امریکن اخبار اپنے ایک چینی نامہ نگار کا نوٹ یوں درج کرتا ہے کہ شہر پیکن کے مشرق کی جانب بیس میل کے فاصلہ پر پہاڑیوں کے درمیان بہت سے چینی مندر واقع ہیں۔ جو کسی وقت بہت ہی مشہور اور اہل چین اُن کے دلدادہ تھے۔ مگر اب یہ مندر بڑی سرعت کے ساتھ برباد اور خراب و خستہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جو مورتیں اُن کے اندر ہیں اُن کی پوشاکیں اور اُن کے نقش و نگار سب خراب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پوجاری اور یاتری بہت کم آتے جاتے ہیں۔ کیونکہ چینیوں کا ایمان اب بتوں پر نہیں رہا۔ اور اُن کے مندر مسافر کرایہ پر لے لیتے ہیں۔ اور ان میں اُترا کرتے ہیں۔ اور بت وہاں سے ہٹا دئیے جاتے ہیں۔ ایک مندر کا ذکر ہے کہ جب کسی اجنبی نے اُس کو کرایہ پر لے لیا۔ تو اُس کے اندر کے بت اُسے ایسا ڈراؤنا نظر آئے کہ اُس نے پوجاری سے کہا کہ بتوں کے سامنے کا پردہ لگا دو تاکہ وہ مجھے نظر نہ آئیں۔ پوجاری نے فوراً اُن کے سامنے پردہ لگا دیا۔ مگر اُس پردہ میں ایک سوراخ رکھ دیا تاکہ بت بالکل نظروں سے اوجھل نہ ہو جائیں۔

غزل الغزلات

ہمارے بزرگ کرمفرما۔ اور برادر پادری [illegible] صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے تو غزل الغزلات سے خداوند مسیح اور کلیسیا کے تعلق کی سمجھ آئی۔ جب سے مجھے یہ عرفان حاصل ہوا۔ میری دلی خواہش تھی کہ میں کلیسیا پر ان خیالات کو ظاہر کروں۔ چونکہ میں انگریزی زبان سے محض کورا ہوں اس لئے مجھے معلوم نہیں کہ انگریزی تفسیروں میں اس کی بابت کیا لکھا ہے۔ کچھ ہو۔ میں نے خیال کیا تھا جیسا کہ شروع میں میں نے اسباب کا اظہار کیا کہ غالباً اب وقت آگیا ہے کہ کلیسیا ان خیالات کی برداشت کر سکے۔ مگر جائے استاد خالیست۔ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ لہٰذا میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔ کوئی عالم الٰہیات یا پروفیسر مدرسہ الٰہیات یا انبیازادوں میں سے کوئی اس کی تفسیر لکھیگا تو یقیناً مقبول عام ہوگی۔ اصل میں مجھ سے غلطی ہوئی بقول حافظ

بمستوراں مگو اسرار مستی
حدیث حال مپرس از نقش دیوار

اب یہ سلسلہ ختم ہے۔ والسلام۔

بجواب درخواست آمدہ از سانگلہ ہل پنجاب

سانگلہ ہل (پنجاب) سے ایک صاحب نے جو درخواست دربارہ چند امور دریافت طلب ہمارے پاس شائع کرنے کے لئے بھیجی ہے۔ اُس کے جواب میں ہم صرف اتنا ان کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ صاحب ایکٹ بابت شادی ہندوستانی مسیحیوں کے دیکھ کر ان امور کا فیصلہ خود فیصلہ کر لیں۔ ہم اس درخواست کو شائع کرنا فضول سمجھتے ہیں۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے

گرجا پٹی کا ناگوار کلیسیائی جھگڑا

مدراس کے انگریزی اخبار کرسچن پیٹریٹ میں کل سینٹس چرچ گرجا پٹی کے عنوان سے وہاں کی کلیسیا کا ناگوار جھگڑا پڑھ کر ہمیں بڑا افسوس ہوا۔ اگرچہ اس کلیسیا کی پاسٹوریٹ کمیٹی میں چند نہایت معزز اور نیک نیت اور تعلیمیافتہ ممبر ہیں۔ جن میں سے دو تو ایک فرسٹ گریڈ کالج کے پروفیسر دوسرے مجسٹریٹ۔ ایک ڈسٹرکٹ بورڈ کا ممبر ہے اور ایک بڑے بھاری ڈاکٹر ہیں۔ اور انہوں نے جو فیصلہ چرچ کمپونڈ اور مشن انڈسٹریل سکول کی درمیانی دیوار کا چھوٹا سا دروازہ بند کر دینے کا کیا۔ اور اس پر عملی کارروائی بھی وہ سب حق بجانب اور درستی اور فائدہ سے خالی نہیں۔ اگر اس دروازہ کو بند کر دینے سے مشن انڈسٹریل سکول کا کچھ بھی نقصان نہیں۔ بلکہ کلیسیا کا سراسر فائدہ ہی ہے۔ تو بھی عجیب حیرت کا مقام ہے کہ وہاں کے انڈسٹریل سکول کے مشنری انچارج پادری گارڈینر صاحب نے اس فیصلہ کی سخت مخالفت کی اور بلا وجہ دخل در معقولات دینے کے مصداق بنے۔ اور مدراس کے لاٹ بشپ صاحب سے اپیل کی جنہوں نے بھی پاسٹوریٹ کمیٹی کے خلاف اندھا دھند فیصلہ کر کے پاسٹوریٹ کمیٹی کو دروازہ کھولدینے کو لکھدیا۔ یہ جھگڑا دن بدن زور پکڑتا جا رہا ہے۔ حالات یہ ہیں کہ انڈسٹریل سکول کے احاطہ میں نہ صرف مزدوروں کی آمد و رفت کی کثرت ہے بلکہ تمام قسم کے آوارہ گرد اور لچے شہدے بھی کھلے بندوں پھرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ اس دروازے سے گرجے کے احاطہ میں بھی بکثرت آتے جاتے رہتے تھے اور

وہاں سیجانہ پھرا کرتے تھے۔ حال ہی میں جب ڈورناکل کے لاٹ بشپ صاحب دورہ پر وہاں تشریف لائے تھے تو انہوں نے بھی کلیسیا کی توجہ اس امر کی طرف پھیری تھی۔ علاوہ ازیں گرجے کی بہت سی چیزیں بھی چوری چلی گئی تھیں۔ رفتہ رفتہ یہ احاطہ گرجے کا تمام اقسام کے خراب لوگوں کا آماجگاہ اور قماربازی کا مرکز بنگیا تھا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض بدمعاش لوگ گرلز بورڈنگ سکول کے جو گرجے کی دوسری جانب ہے سائکلیں پر بری نظر ڈالنے سے بھی باز نہ رہتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ بھلا کوئی سنجیدہ مزاج اور غیرتمند مسیحی ان حالات کو کس صورت سے بھی گوارا کر سکتا ہے؟ ہمیں افسوس ہے۔ کہ جب بعض معزز مشنری صاحبان کیطرف سے ایسا نامناسب دخل کلیسیائی معاملات میں دیا جاتا ہو تو وہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہندوستانی کلیسیائی سلف سپورٹنگ۔ سلف مینجنگ۔ سلف گورننگ اور سلف پروپیگنڈنگ امورات کے حامی اور اس میں ممد و معاون ہیں۔ یہ حالات بہت ہی دلشکن اور مایوس کر دینے والے ہیں ہندوستانی کلیسیا کے حوصلوں کو پست کر دینے والے ہیں۔ اور خدا کی بادشاہت ہندوستان کے اندر قائم کرنے اور اس کی توسیع میں سخت مخل اور حارج ہیں۔

بحری سرنگوں سے بچنے کی تدابیر

بحری سرنگوں کو ہلاک کرنے کی کوئی تجویز نہ تو تاحال سوجھی ہے۔ اور نہ ہی بہت جلد کسی ایسی تجویز کے ظہور میں آنے کی توقع ہے۔ ہاں البتہ جس طرح جرمن گاس سے بچنے کی تجویز بہت جلد نکل آئی تھی۔ اسی طرح سے بحری سرنگوں سے بچنے کی دو تدبیریں سوچ لی گئی ہیں۔ اور اب عمل میں آرہی ہیں جن سے جہاز بحری سرنگوں کی زد سے بچ جاتا ہے۔ ان میں سے ایک تجویز یہ ہے کہ ایک قسم کے صندوق بنائے جاتے ہیں جن میں سے اس قدر دھواں نکلتا ہے کہ جہاز اُس میں بالکل چھپ جاتا ہے۔ اور بحری سرنگ اُس کو مطلق دیکھ نہیں سکتی اور نہ ہی اُس پر حملہ کر سکتی ہے۔ یوں جہاز بچکر نکلجاتا ہے۔ اور بحری سرنگ ناکام رہتی ہے۔ یہ صندوق انگریزی جہاز کئی مہینوں سے استعمال کر رہے ہیں۔ اور اکثر جہازوں پر یہ صندوق مہیا کئے جاتے ہیں۔ امریکہ نے حکم دے دیا ہے کہ ایسے دھوئیں کے صندوق بڑی بھاری تعداد میں بنائے جائیں۔ اور ہر ایک تجارتی جہاز اپنے ساتھ ایسے صندوق رکھا کرے۔

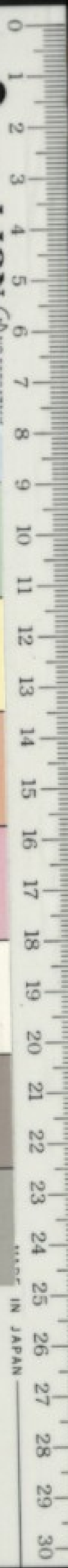
دوسری تجویز کی بابت فرانس کا ایک بالادست حاکم ذکر کرتا ہے۔ کہ دھوئیں کے بادلوں کے علاوہ دیگر ایجادیں قزاقی مشکلات کو زیادہ کر رہی ہیں۔ مثلاً فرانس کے محکمہ جہازرانی کے تین لفٹنٹوں نے ایک بحری آواز سننے کا آلہ ایجاد کیا ہے۔ اور اس کمال کو پہونچگیا ہے جس کی اب سے چند ہفتے مکمل ہونے کی توقع نہیں کی جاتی تھی۔ بس آلہ سے بحری سرنگ یا آبدوز کشتی کی آواز اور فاصلہ اور سمت فوراً دریافت کر لیا جاتا ہے۔ اور یوں جہاز اس آبدوز کشتی سے پہلوتہی کر کے بچ جاتا ہے۔

سی ای پنجاب یونین اور ہم — ہمارا ادعا خودستائی ہرگز نہیں۔

اور نہ ہمارا منشا انسان کو راضی کرنا ہے ہمارا تو یہی مدعا ہے کہ اول خداوند کا جلال ظاہر ہو اور بعد میں ہندوستانی مسیحی پبلک کا روحانی اور اس کے ساتھ اور ضمن میں جتنا خدا کو منظور ہو دنیاوی فائدہ اپنے ان فرائض کو جہاں تک ہمارے حیز امکان میں تھا اور ہے پورا کرنے میں کوتاہی نہیں کی حتی کہ اسی خدمت سے بندہ کی صحت میں بڑا بھاری خلل آگیا ہے۔ اور ابھی پختہ ارادہ ہے کہ مشن میں درخواست کرکے اس اہم کام سے سبکدوشی حاصل کرے۔ اور نہ ہی آئندہ کسی قسم کی کوتاہی کرنیکا خیال ہی ہے۔ ہمارے ناظرین حقیقت حال سے بخوبی آگاہ ہیں مگر افسوس ہے کہ اخبار سی ای پنجاب یونین کے ایڈیٹر صاحب نے بیجا اور ہی ناجائز حملے کرنا شروع کر دیئے اور غیظ و غضب کی آگ برسانے لگے۔ خیر وہ مالک ہیں قلم اُنکے ہاتھ میں ہے جو چاہیں لکھیں۔ جناب ڈاکٹر گرسوالڈ اور ڈاکٹر ویری صاحبان جیسے ذیشان اہل علم اور نکتہ رس کی رائے اور پادری واعظ صاحب اور پادری اُپل صاحب اور دیگر ذی لیاقت اور فاضل اور عمیق نظر ہندوستانی معززین کی رائے کے سامنے اس نوزائیدہ بچہ سی ای پنجاب یونین کی آہ و زاری کی کیا قدر ہے جس کی ابھی ترتیب عبارت اور تلفظ ہی ٹھیک نہیں اخبار کی دنیا میں ابھی طفل مکتب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ جو کچھ وہ اپنے پہلے پرچے سے آج تک نورافشاں کے خلاف زور افشانی کرتا رہا۔ اگرچہ ہم اس کے خلاف مفصل اور صحیح طور پر لکھ سکتے ہیں تو بھی ہم اس سے درگذر ہی کرتے ہیں۔

آجکل جرمن لندن پر ہوائی جہازوں سے بڑے حملے کر رہے ہیں۔

خطوکتابت کے وقت چٹ نمبر ضرور لکھئے۔



ہم اور ہماری ہستی

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را۔

موت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ مرنا ضروری ہے۔ موت کسی کو پسند نہیں۔ موت بھی فائدہ مند ہے انسان اپنے تئیں یوں تو اشرف المخلوقات سمجھے ہوئے ہے لیکن اس کی ہستی کی کچھ بساط نہیں۔ بعض بیچارے ادھر دنیا میں آئے۔ اُدھر چل بسے بعض نے چند روز ہوا کھائی اور ملک عدم کو سدھارے کتنے ہی جوانی میں جہاں چھوڑ گئے۔ اور بعضے زندہ درگور ہوئے یعنی پیدا ہونے سے مرنے تک برابر بیماریوں میں مبتلا اور درد و الم میں گرفتار۔ دن رات نالہ و فریاد و گریہ و زاری سے کام اور آخر کو ناکام ہوئے اور کئی اس بدحالی ہی میں عقبےٰ کا رستہ لے کر عالم پر پہنچ جاتے ہیں۔ کئی ایسے ہیں کہ جنہوں نے طرح برطرح اپنا نام پیدا کیا۔ مگر آخر کو وہ بھی نہ رہے۔ اس حالت زار کو دیکھ دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں بقول شخصے

خاک میں سب جا ملے ہیں جو کہ تھے عالی مکاں
نہ رہا دارا سکندر نادر خسرو شاہ جہاں ؎
جن کے ڈنکوں سے تھا گو بجتے آسماں لرزتے ہیں
موت نے سب پیس ڈالے جو کہ تھے شاہ زماں
ہیں کہاں وہ بھیم و ارجن اور رستم سے دلیر
موت نے سب کو دبایا نہ رہا باقی نشاں ؎
لقمان افلاطون جیسے جو کہ تھے صاحب تنشا
موت کے آگے نہ کچھ بھی کہہ سکے کہ ہوں یہاں
راجہ اندر کا اکھاڑا خانۂ عیش و طرب۔
خاک میں وہ مل گیا ہے عیش و عشرت کا سماں

موت نے کچھ بھی نہ دیکھا ہے گدا یا بادشاہ
ہر تونگر اور مفلس کو بنایا ایک ساں۔
دیکھ اے انسان غافل کیا ہے تو آپ کی
موت نے سب کو ہی مار گیا عقیل کامراں

کئی ایسے ہیں کہ پیدا ہوتے ہی عیش و آرام میں پڑے اور ہر ایک عمر یعنی طفلی۔ جوانی۔ و پیری امن و چین سے گزری اور بیماری یا تنگدستی کا نام تک نہ سنا کئی بیچارے عمر بھر تنگدستی سے نالاں رہے۔ اور کئی ناز و نعمت میں پلے ہوئے مصیبتوں کا شکار ہوئے حیرانی ہے تو اس امر کی ہے کہ کیوں ہر ایک کی حالت صورت معاشرت مختلف ہوتی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ انسان چونکہ اشرف المخلوقات اور خود مختار ہے۔ لہٰذا وہ اپنی مختاری کو کام میں لا کر نیکی یا بدی بھلائی یا برائی جیسی اس کی مرضی ہو خرید کر لیتا ہے۔ اور آخر کو اس کا نتیجہ اٹھاتا ہے۔ مگر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں خواہ کوئی کتنا ہی بڑھ جائے۔ دولت۔ ثروت۔ حکومت۔ عزت جاہ و حشمت حاصل کرے لیکن آخر کو جو نتیجہ نکلتا ہے۔ یا جو اس کے نخرہ میں بچتا ہے وہ فنا ہے۔ یاد رکھیں کہ انسان پا در رکاب ہے۔ ہر وقت اجل ہماری ہستی کو اس چمن سے میٹ دینے کے لئے تیار ہو باد خزاں ہر وقت ہمارے سر پر منڈلاتی پھرتی ہے۔ تاکہ ہمارے اس چند روزہ خوبصورت شگفتہ پھول کو گرا کر تہ خاک ملا دے

بقول شخصے

عبث ہستی پہ نازاں ہو کے غافل محو مستی ہے
نہیں واقف کہ ہستی خود تری غفلت پرستی ہے
مسافر خانۂ دنیا ہے بیشک سفر سب کو
قیام اس میں کہاں بستی یہ مہماں سے بستی ہو
دل و جاں بیچ کر کچھ آخرت کا جلد سودا کر۔
یہ جنس بے بہا گر یوں بھی ہاتھ آئے تو سستی ہے
جنہیں تاج زری اور تخت طاؤسی میسر تھا
اب ان کی قبر پہ رونق تو کیا وحشت برستی ہے
ابھی تک فکر عقبےٰ کچھ نہیں ہے تجھ کو اے غافل
یہ کیا نخوت یہ کیا غفلت یہ کیا عشرت پرستی ہے

خاکسار۔ ایم فیروز الدین۔ پروبیشنر ریڈر۔
از لاہور

سنڈے نونیتا پاکی کرسچن تھیں

کیا ہی دھن ہے ہمارے موکش داتا کا دا کیہ۔ کہ جس نے دودھ پیتے ہوئے بالکوں سے اپنی مہا پرگھٹ کرائی۔ پھر دوسرے استھان میں شکل سا جاں کہہ رہا ہے کہ ان گوڑہ بھیدوں کو بدھوان لوگوں سے چھپایا اور مورکھوں پر کھول دیا۔ پرتھوی پر کرسچن درلڈ میں جو گنتی مشنریز لوگوں نے دکھائی ہے۔ اس سے (عزرا) سہسروں گنا کرسچن لوگ پائے جاتے ہیں ریہاں پرمیشر اپنے مشنریز بھرتا اوں کی بھول نہیں دکھاتے۔ کارن انہوں نے انہیں لوگوں کی گنتی کی ہے جن کے نام بپتسمہ رجسٹر (جسٹر بپتسمہ) میں پائے جاتے ہیں سمرن رہے کہ پرتھوی کے جیوں اور سے ان کرسچن لوگوں کا شبد سنائی دے رہا ہے جنہوں نے کبھی نہ بپتسمہ کسی نہ کسی سروپ میں پربھو سے پراپت کیا۔ دیکھئے سدھ ست فاکس صاحب فرشتہ فارن مشن کے جنم داتا کسی سمنری میں سکھیا پانے نہ گئے تھے اور نہ کسی یونیورسٹی سے ڈگری پراپت کرنے کو۔ آپ کے جیون چرتر پڑھنے سے جی پھڑک جاتا ہے کہ وشن ہانی کے لعل کر پوتر آتما کی شکتی سے اپنی مشن (اور سنگت کو کرشن) کی نیو ڈالی اور ایسے ایسے گر پڑے لوگوں کو اٹھا لیا جو بالکل نراس پڑے تھے

(ہنی فرنڈس مشن" کے مشنریز مدھیہ پردیش (ممالک متوسط) میں کام کر رہے ہیں۔ اس مشن کا کام بڑی اونتی پر ہے (یہاں یہ سمرن رہے کہ اس مشن میں جل سنسکار (بپتسمہ) اور پربھو بھوج۔ (عشاء ربانی) جیسی اور مشنوں میں ہوتی ہے نہیں ہوتی) ان لوگوں میں آتمک بھاؤ سے سب کچھ ہوتا ہے ان لوگوں کے مشنریز پادری پرسٹ۔ ہائی پرسٹ اور بشپ نہیں کہلاتے پرنتو یہ لوگ ایک دوسرے کو مسٹر کر کے ایڈریس کرتے ہیں۔ آجکل مسٹر کر کے بھی پکارتے ہیں۔ ان کے اپاسنا کے گھر چرچ یا چیپل نہیں کہلاتے۔ کیول میٹنگ ہاؤس۔ (اب اس مشن کے وشئے میں ادھک کہنے کا سمئے نہیں پھر کبھی)

دیکھیے سدہ مہاتما **جنرل بوتھ صاحب** میتھوڈسٹ مشن کے آرڈنری مشنری تھے پرنتوں پوتر آتما کی سہاتا سے دیکھتے دیکھتے کل جگت میں سالویشن آرمی* کو پھیلا دیا۔ اور جگت کی گری پڑی جاتیوں (اقوام) کو اٹھا لیا۔ آپ سب پر جلی بھانت پرگھٹ ہے کہ ان لوگوں میں بھی بپتسمہ اور سیکرامینٹ کی ریت نہیں۔ پرنتو آتمک ریت سے سب کچھ

پرگھٹ رہے کہ سنیاسی مشن میں جل سنسکار (بپتسمہ) اگنی امرشن (یعنی غوطہ کا بپتسمہ) (اور پربھو بھوج (ہولی کمیونین) پرت سنڈے کو

---

*یہاں بھارتی بھول سے سنیاسی مشن کی ڈاکٹروں کو پرگھٹ کر بیٹھا ہے۔ دیکھیے! ہائی پرسٹ اور بشپ مہاشے گن کیا گت بنائیں۔ کیا کیا جائے نور افشاں سب کچھ افشاں کر دکھاتا ہے +

اور ترماس ایک بڑا بھاری پربھو بھوج ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ اس ہیت لکھا گیا کہ کہیں پاٹھک یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ بھارتی نے جو اتنے بڑے بڑے سترتے کو نکر مشن اور مکتی بھوج کا گیت اٹھایا ہے بھارتی کا مشن بھی ایسا نہ ہو۔ ہا! ہا! ہمارا مشن ارگنائزڈ مشن ہو کے جل سنسکار، اور پربھو بھوج کے بدھان کو مانتا ہے۔

پرنتو جن لوگوں میں (ظاہری) یہ رسومات ادا نہیں ہوتیں اُن کو بھی **مسیح مصلوب** کا خون خریدا سمجھتا ہے۔ دیکھیے **الیاہ بھیشید وکتا** کو سُرگی کالج والی نے کتنی بڑی بھول سے سپت کیا ویسا ہی آجکل ادھک لوگ اس بھول میں ہیں۔ اس سمئے ہم اپنے پاٹھکوں کا دھیان تھوڑی بیر کے لئے ادھر آکرشن کرتے ہیں کہ بھارت ورش میں ہمارے **گورو دیو ناصری ناتھ** کے ماننے والے بہت ہیں۔ ہمارے ویسٹرن بھرا مشنریز نے جو فیگرس دکھائے ہیں۔ اُن سے سہسروں گنا ادھک کرسچن ہیں۔ اب اپنے ہینڈ نگ کی اور لکھنی کی نوک کو پھیرتے ہیں (ارقات)

سسٹر نویدتا بھی کرسچن تھیں۔ یہ سرگ باسنی پرشی (ولائتی) مہیلا (لیڈی) کے پوتر جیوں اور نام سے امریکہ۔ یوروپ گیات ہیں ان کے ویاکھیان جادو سمان سمجھے جاتے تھے۔ یہ مہیلا بھارت ورش کے گریٹ ریفارمر **سوامی وویکانند جی** کی شسیہ (چیلی) کر کے پکاری جاتی تھیں "رام کرشن وویکانند مشن" کے سمبدھ میں جس اتوتائی (جانفشانی) سے کام کیا اُس کی پرشنسا انڈین اور انگلو انڈین سماچار پتروں نے جیسی کچھ پرگھٹ کی ہے وہ انگریزی وِدوانوں سے گپت نہیں۔ ان پوتر بھگنی کا جیون چرتر (سوانح عمری) انگریزی۔ بنگلہ۔ اڑیل بھاشاؤں میں پرکاش ہو چکی ہے۔ ادر اوچت سمجھا گیا تو کسی سمئے اوکاس پا کے

سکیچ (مختصرا) اُردو میں بھی پرکاش کی جائیگی سسٹر نویدتا کا ولائتی پیٹرنل نام **مس میری مارگریٹ نوبل تھا**۔

ایک سمئے جب یہ بھارت ورش کو آرہی تھیں اُس سمئے مارسلیز (بندرگاہ) سے ہم اور یہ ایک ہی اسٹیمر پر تھے۔ ایک دن جب ہم اپنی مورننگ سروس میں انتم پارتھنا (لاسٹ پریئر) کر رہے تھے۔ انت میں کیا شبد سنا ایں آنجہ یہ سے جگیاسا کیا کہ آپ تو سوامی وویکانند کی چیلی ہیں اور بھارت ورش کو ہندو دھرم پرچار کرنے کو جا رہی ہیں۔ آپ نے ہنس کے کہا کہ "ہے پوجیہ ور **سوامی جی**! آپ یوگی راج ہو کے ایسی بات کہتے ہیں۔ آپ پر سب کچھ پرگھٹ ہے" پیاری سسٹر نے اپنی پوکٹ سے ہولی بائیبل نکالی اور وہ وشیش استھان دکھلائے جن سے پرگھٹ ہو گیا کہ آپ **پکی کرسچن ہیں** پھر آپ نے منگل سماچار (یوحنا کی انجیل کا چودھواں باب) پڑھ کے بڑی اتوتائی کے ساتھ پرارتھنا کی اور پرائی ۵ ہم منٹس تک **پربھو** کے پریم میں بلکھ بلکھ (زار زار) رودن کرتی رہیں۔ ان کی دھرم پستک جس اور دکھیوا انڈر لائن ہو رہی تھی۔ آپ **سمیٹ چال** کی پولسی سے بھلی بھانت سمجھ سکتے ہیں کہ سیٹ مہاراج نے جہاں جیسا اوچت سمجھا ویسا برتاؤ اور بیوہار کیا۔ مدان ایسی ایسی پالسیز کو کام میں لائے کہ آجکل کے کرسچن لوگ ہوتے تو (بدعتی کا خطاب دیتے)

پرنتو مہان **سمت** نے یہ سب کچھ اس لئے کہا کہ کسی نہ کسی (تدبیرا) سے لا بھ میں پربھو کو پراپت کرے میری بھی پالسی کو میرا ہی **موکش داتا کرسیٹ** جانتا ہے۔ میں بڑی بھاری پالسی کے ساتھ **پربھو** کے منگل سماچار کا پرچار کرنے کے لئے بھارت ورش میں آئی ہوں مجھے پورن آشا ہے۔ **گگو ریناتھ**

اشیرباد کرینگے"۔ یہ پربھو بھگتی پرابھ ماسک پربھو بھوج کرتی تھیں اور اس میں بہت سی بنگالی ودوان مہیلایائیں بھاگیدار (حصہ لیتی تھیں) ہوتی یہ ہول سیکرامینٹ ہم نے اپنے نیتروں سے دیکھی ہے۔

ہمیں پورن آشا ہے کہ مسز نویدنا کے دوارہ جو کچھ کام ہوا ہے اُس کا پھل شیگرہ ہمارے نیتر دیکھیں گے۔ گو سوفا ادھن وہ دن شیگرہ کریں کہ سب جتنے پربھو کے نام کے گیت پر گھٹ ہیں۔ اس بھارت ورش میں **یسجے کا ڈنکا** بجا کے ایک ادھین کرسچن چرچ کر لیویں (تتھا استو) جے! جے!! جے!!!

پربھو میں آپ کا منسٹر۔ سوامی زمبیا نند بھارتی

اچھاپورم

غزل

مسیحا سا کوئی دنیا میں کب معجز نما نکلے
زباں سے دونوں عالم کی نہ کیوں سل علا نکلے

یہ ادنےٰ معجزہ عیسےٰ کا روشن سے زمانے پر
شریعت میں فنا پائی حقیقت میں بقا نکلے

تفاخر ہو مسیحیوں کو نہ کیونکر اپنے مذہب کا
کہ جن کا پیشوا نبیوں کا حسیکہ رہنما نکلے

خدا نے خلق کی روحیں ہزاروں انبیاء کی
مگر عیسےٰ مریم انبیاوں میں حنہ ا نکلے

لکھی توصیف عیسےٰ کی کرامت نے جیسے سُکر
مسیحیوں کی زباں سے مرحبا صد مرحبا نکلے۔

تخلص کرامت عرف غلام مسیح نومرید
ایم۔ ای مشن بمبئی

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

ہسپتال پُرجلال

ناظرین! آپ کو معلوم ہووے کہ پالم پور ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو ضلع کانگڑہ میں واقعہ ہے۔ اس ضلع اور علاقہ میں بہت عرصہ سے مسیح کی خدمت بذریعہ مبشران و خادمان دین ہوتی رہی ہے۔ پر افسوس کہ اتنی ترقی مسیحیت نہیں ہوئی جتنی کہ چاہیے تھی۔ اس ضلع میں پتھر بکثرت ہیں۔ لوگ بھی پتھروں کی سنگت سے پتھر ہوئے ہوئے ہیں۔ کوئی بہرہ کوئی گونگا۔ بعض اس قسم کے سید ہے کہ اگر ایک اُنگلی آسمان کی طرف کھڑی کرکے اشارہ دو کہ خدا ایک ہے تو جواب اس کا یہ سنتے کہ میرے پاس ایک بیل نہیں بلکہ دو۔ وہ بھی دو اُنگلیوں سے اشارہ کرتا۔

خدا باپ کا شکر ہے کہ اس نے اس ضلع میں اپنے جلال کے لئے دو منادہتیار دیئے ہیں اول کانگڑہ میں دوئم پالم پور ہیں۔ یعنے وہ دو ہسپتال ہیں۔ اگرچہ ان ہسپتالوں سے پہلے بھی سرکاری ہسپتال تھے پر جنتری نہ تھے۔ کانگڑہ کے ہسپتال مناد کمپباوڈ جناب مس کمناٹن آنریری مشنری لیڈی مس عبداللہ لیڈی ڈاکٹر صاحبات اور کمپونڈر دیابائی کام کرتی ہیں پالم پور کے ہسپتال مناد کے ہمراہ جناب مس دیسٹرن ایم۔ ڈی۔ لیڈی ڈاکٹر و مسز بنجمن لیڈی ڈاکٹر۔ نرس دمی۔ دواس اور کمپونڈر مس گل محمد صاحبات کام کرتی ہیں۔ ایک مناد مسمی الیشع بائبل کا کام کرتا ہے۔ ہر روز ان کی روزانہ حاضری ۶۰ کے قریب ہی ہے۔ اس طرح دور دور تک خدا کا جلال ظاہر ہو رہا ہے۔

مذکورہ مناد کی صفات سے موصوف ہیں۔

(۱) آزاد ہیں۔ یعنے بغیر تنخواہ کے اپنا کام کئے جارہے ہیں

(۲) مضبوط ہیں

(۳) اُن کے تاثیر کی رفتار بہ نسبت ڈونگے پریچروں کے بہت تیز اور دور دور تک۔

(۴) عورت و مرد ہر دو کے لئے مفید و بیرونی و اندرونی صحت کے لئے ضروری

(۵) تھکنے والے نہیں ہیں۔

(۶) ان کی عمر دونگے مناووں سے بہت زیادہ ہے بشرطیکہ بھو بھچال کی ٹکر نہ لگے۔

التماس ہے کہ اس ضلع کو اپنی دعاؤں میں یاد کریں کہ سارا ضلع ان دو ہسپتالوں کے وسیلے مسیحیت میں زیادہ ترقی پائے۔ فقط آداب

ملتمس۔ اے نیاز علی۔ پالم پور۔ ضلع کانگڑہ

ایک ضروری استفسا

ڈیر ایڈیٹر صاحب نورافشاں تسلیم ہم لوگ کئی دفعہ نورافشاں میں مہارشی کے حالات سوامی سُندر سنگھ صاحب کے مشاہدات سے پڑھ رہے ہیں۔ ان کے حالات سُنکر بہت تعجب اُن کی زندگی اور طویل عمر سے آتا ہے۔ اور بسا اوقات مفصلہ ذیل سوالات ہمارے دل میں جنبش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ یا سوامی صاحب موصوف کے حالات لکھنے والے ان حالات پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

(۱) ہم نے جغرافیہ میں کوہ کیلاش کا سلسلہ چین سے ترکستان تک لمبا لکھا پڑھا ہے۔ یہ سوامی صاحب کیلاش کوئی خاص جگہ کا نام ہے۔ اور یہ لاسہ دارالخلافہ تبت یا جھیل مانسرور یا اسکرو سے کس سمت کو ہے؟

(۲) آیا۔ ان کا کیلاش دامن ہمالیہ میں ہے۔



یا کہ تبت کے شمالی سلسلہ کوہستان ہیں۔

(۳) مہارشی مسیحی صاحب نے کس جگہ بپتسمہ پایا اور کس کے ہاتھ سے۔

(۴) اُن کو اول اول مسیحی مذہب کی صداقت کا حال کہاں سے معلوم ہوا۔

(۵) جہاں یہ رشی رہتے ہیں وہاں نزدیک کوئی بستی یا آبادی یا گاؤں ہے۔

(۶) ان کی خدمات کے لئے وہاں کوئی چیلہ یا خدمتگار ہے؟

(۷) کیا یہ چلتے پھرتے ہیں یا ہر وقت گپھا میں ہی رہتے ہیں۔

(۸) جبکہ وہ غیب کی باتیں اور بہت سے راز ظاہر کر دیتے ہیں تو جنگ یورپ کے خاتمہ کی نسبت کیوں اپنی رائے ظاہر نہ کی

(۹) جنگ یورپ کو جبکہ وہ نئی نسل پیدا ہونے کی علامت۔ اور قیامت کے آجانے کی خوشخبری دیتے ہیں تو کیا ان کو اس جنگ کی بابت بتانا گناہ تھا۔

(۱۰) جبکہ انسان کو غیب کا علم ہی نہیں۔ تو وہ کیوں بعض باتیں خلاف فطرت ظاہر کر دیا کرتے ہیں۔

نوٹ۔ جب تک ان سوالات بالا کا کافی جواب نہ دیا جائے۔ ہم مہارشی کی کسی بات کو صحیح ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔

راقم میر کریم الدین جوق۔ از مجیٹھا ضلع امرتسر

گرمیوں میں پہاڑوں کی سیر

از قلم میر کریم الدین جوق مجیٹھا ضلع امرتسر

پہاڑ کی سیر گرمیوں میں ہے بہار
جا کے دیکھو کہیں یہ تفریح پر اسرار
میدان تپتے ہوئے ہیں اور خشک ہوئے صحرا
گرجھیلیں اور چشمے یہاں اُمڈتے ہیں ہر بار
پرندوں کی بولیاں ہیں دلکش اور ان کے نغمے
ہرے بھرے دکھائی دیں ہر طرف اشجار
کہیں برف کے ٹکڑے نیچے ڈھل رہے ہیں
درختوں میں لگا ہے ناشپاتی انگور اور انار
برسات میں تو بڑھ جاتے ہیں ان کے لطیف
دیکھتے دیکھتے عالم سا ہو وہاں نمودار
دریا بہ رہے ہیں تیرہ رو۔ مکدر۔
ساتھ لئے جاتے ہیں اب مٹی کے انبار
چٹانیں ہیں صاف ستھری۔ اُجلی
آب باراں نے بڑھایا ہے انکا وقار۔
نیلگوں اور خاکی کالی وردی۔
گویا صف بستہ ہیں فوجیں بہ قطار
نہریں اور نالے بگل بجا رہے ہیں
انساں اور حیواں کو کر رہے ہیں ہشیار
اُٹھو اور مالک قدرت کے رنگ دیکھو
نظر تعمق سے اب دیکھو خوب تنکے کردار
پہاڑ بن رہے ہیں یہ تمثیل جنت
اور ہر تزئین کر رہے ہیں اُن پہ اشجار
جوق یہ کارخانے ہیں بہر عبرت دیکھو۔
حمد اور شکر کے ترانے ہیں تیرے لئے سزاوار

حالات تبت

بقیہ

محبت کا مادہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں محبت کا مادہ نہیں جب کوئی مرجاتا ہے تو پروا ہی نہیں کرتے اس کی وجہ شاید بد اخلاقی ہے کسی لڑکے سے دریافت کریں کہ تیرے باپ کا کیا نام ہے۔ وہ جواب دیگا کہ معلوم نہیں۔ ماں کو معلوم ہے!! کیونکہ ایک عورت کے کئی خاوند ہوتے ہیں۔ ایک خاوند مرجائے تو بیوی نہیں روتی کیونکہ دوسرے زندہ ہیں۔ اس لئے وہ بیوہ نہیں ہے۔ اور اگر بیٹا مرگیا تو پروا نہیں کیونکہ معلوم نہیں کہ کس کا بیٹا ہے۔ خاوند بیوی کو "نومو" کے لقب سے پکارتا ہے جس کے معنی چھوٹی بہن ہیں اور بیوی خاوند کو "آچو" کہتی ہے جس کے معنے باپ یا بڑے بھائی کے ہیں۔

الٹی تشریح میں نے لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ ہمالیہ اور ہندوستان میں خوب بارش ہوتی ہے۔ لیکن تبت کے بعض حصوں میں کیوں نہیں ہوتی۔ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ ہمارے گناہ کی سزا ہے۔ مگر ایک لاما نے اس کی اُلٹی تشریح کی کہ خدا ہندوستانیوں سے اُن کے گناہ کی وجہ سے ناراض ہے۔ اس لئے بارش کی صورت میں آسمان سے آنسو بہاتا ہے۔ مگر ہم لوگوں سے خوش ہے۔ اس لئے نہیں روتا؟

تبت میں ایک بات اکثر دیکھنے میں آتی ہے کہ نہ تو پہاڑ پر کہیں درخت ہے۔ اور نہ ہی تبتیوں کے منہہ پر کوئی بال ہے۔ قد و قامت شکل و شباہت اور مرد و عورت کے لباس میں کچھ فرق نہیں۔ اس لئے یہ معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ کہ مرد کونسا ہے۔ اور عورت کونسی ہے۔

خدا کی شان ہے ایک عجیب بات یہی دیکھنے میں آتی ہے کہ بعض جگہ تو ایسی سخت سردی ہے کہ حرارت صرف درجہ ۲ ہے اور برعکس اس کے بعض جگہ ایسے گرم پانی کے چشمے ہیں جن کی حرارت ۱۲۴ درجہ ہے۔ اور یہاں کے بیل گائے بھیڑوں بکریوں وغیرہ جانوروں کے بہت لمبے بال ہوتے ہیں گویا خدا



نے اُن کو یہاں کی سخت سردی سے بچانے کے لئے بہت عمدہ گرم پوشاک پہنا رکھی ہے۔

تبت کا سکہ — تبت کا روپیہ جس کو وہ ٹنکا کہتے ہیں ہندوستان کے چھ آنہ کے برابر ہے تبتی زبان میں اس میں یہ عبارت لکھی ہے۔ گنادان پھوڈنگ چھوکس لے نمگیال" جس کے معنے ہیں کہ راجہ گانوں کی فتحیاب سلطنت کیطرف سے

جنگلی جانور — اس ملک میں جنگلی یاک یعنے لمبے بال والے بیل بڑے خونخوار ہیں۔ اور بھیڑیئے وہرن بھی اکثر پائے جاتے ہیں۔ یہاں کی بطخ اور مرغابیاں جو جھیلوں کے قریب کثرت سے ملتے ہیں یہ جاڑوں میں ہمالیہ وہندوستان کی طرف آتے ہیں۔ اور موسم گرما میں پھر اسی طرف چلے جاتے ہیں۔ چند باتوں میں یہ میرے لئے عمدہ سبق ثابت ہوئے۔

تبتی سلام — تبتی لوگ جس کی زیادہ عزت کرتے ہیں۔ اُس کو جیبھ نکالکر سلام کرتے ہیں۔ جب میں نے پہلی دفعہ ایک کو سلام کرتے دیکھا کہ اُس نے خوب زور سے جتنی لمبی وہ جیبھ منہہ سے باہر نکال سکا اُسکو لٹکاتے ہوئے جھک کر مجھے سلام کیا۔ میں نے سمجھا کہ وہ مجھے ٹھٹھے میں اُڑاتا ہے۔ اتنے میں ایک دوسرے شخص نے مجھ سے کہا کہ جی آپ نے اس بیچارہ کی عاجزانہ سلام کا تو کچھ جواب ہی نہیں دیا۔ اُس نے تو آپ کو گرو یعنے سادھو سمجھ کر بیعودبانہ سلام کیا ہے۔ تب میں نے معافی مانگ کر اُس سے سلام کیا۔

بدروح کا ڈر — یہ لوگ بدروحوں سے بہت ڈرتے ہیں۔ اگر کوئی رات کے وقت ضروری حاجت کے لئے باہر نکلتا ہے تو آنکھیں بند کر کے جاتا ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی بدروح دکھائی پڑ جائے اس وجہ سے بعض لوگوں کے گر گر کر ناک منہہ پر ایسی چوٹ اور ضربیں پہنچی ہیں کہ اگر حقیقت میں بھی کوئی بدروح دکھائی پڑتی تو ایسا نقصان نہ ہوتا۔

مقدس کتابیں — تبتیوں کی مقدس کتابیں کنگیور اور تنگیور ہیں۔ کنگیور کی ۱۰۷ جلدیں ہیں۔ اور تنگیور کی ۲۳۵ جلدیں پائے جاتے ہیں۔ ان دونوں کتابوں کا اتنا بوجھ ہے کہ ۵۰ گھوڑے بھی بمشکل اُٹھا سکیں۔ ایک ہی کتاب سے دو گھوڑے بھرے رہتے ہیں۔ یہ کتابیں نویں صدی میں سنسکرت اور پالی وغیرہ زبانوں سے ترجمہ کی گئیں۔ اور صرف بدھ مت کے بڑے بڑے گمپاؤں یا مندروں میں پائی جاتی ہیں۔ ان کو پڑھتے پڑھتے لاماؤں کی زندگی ختم ہو جاتی ہے لیکن کتاب ختم نہیں ہوتی ہے۔

موسم سرما — اس ملک میں سردی کے دنوں میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ سردی کے مارے لوگ سکڑ کر گھروں میں پڑے رہتے ہیں۔ اور پانی منجمد ہو جاتا ہے اس لئے پینے کے لئے وہ برف کا ڈھیلا دیگچی میں ڈالکر آگ پر پگھلاتے ہیں۔ اور ہاتھ پاؤں منہہ وغیرہ اکڑ جاتے ہیں۔ ہونٹھ اور آنکھیں ایسی اکڑ جاتی ہیں کہ نہ بات کر سکتے ہیں اور نہ ہی آنکھ جھپک سکتے ہیں۔ اور نمکین جھیلوں کے پاس سے گذرتے ہوئے نمک ہوا کے ذروں میں اُڑ کر منہہ اور کپڑوں پر اس قدر جم جاتا ہے۔ کہ سب کچھ سفید ہو جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر سفر میں ان لوگوں کو تمباکو نہ ملے تو جنگلی یاک (بیل) کا گوبر بجائے تمباکو کے استعمال کرتے ہیں۔

یہاں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ کام کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ ہل بھی اکثر عورتیں چلاتی ہیں۔ اور دیگر کاروبار میں مردوں سے زیادہ ہوشیار ہیں۔ (باقی داشتہ) فقیر حقیر سندر سنگھ۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ
قائم شدہ ۱۹۱۰ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حراقی کارخانجات میں بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ ۱۰ برس سے جاری ہے۔ مشن بورڈنے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے کیم اپریل ۱۹۱۷ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیرنگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہو گیا ہے۔ خرچ خوراک معہ فیس طالبعلم صرف پانچ روپیہ اگرآپ کھانا ان سے روپیہ لیوے ہوں لعہ وصول اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ بکارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں عمدہ رکشا کرو گرل بدہ ٹیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت عمدہ رکشا لعہ سے ماعہ کرو گرل لعہ سے ععہ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک عمدہ پُر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور عالیشان بورڈنگ ہوس اور خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طالب علم ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

باغ دل

ایڈیٹر مسٹر محمد اسماعیل صاحب

چندہ سالانہ عہ مگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۱۲ ہوگا

ذی کاپی ۴ المشتہر ای ایم ویری ڈی ڈی منیجر لودیانہ پنجاب

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی تمام کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو و پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اور برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہے۔ فہرست کتب کیلئے درخواست بھیجو منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ پنجاب۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ جسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں مرغوب ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ سے لیکر ۴ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی نمبر ۹ جسولہ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۲

ہندوستان و پنجاب سے معہ ۲

غیر ممالک سے ۳ ۱۲ ۲

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	ساہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	بہ	ہے	لعہ
چوتھائی کالم	ہے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	ہ
پورا صفحہ	ہ	طعہ	ماصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ایک روپیہ کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

تمام ضروریات زندگی ۱۳

کابل و کشمیر کی پیداوار اور میوہ جات پشاوری خشک و تر سبزیاں کستوری مربہ جات شہد عطر تیل پھلیل سینگ پارچہ جات سامان سوداگری خیاری سامان سٹیشنری سامان متفرقات زیورات پارچات اسباب چمڑہ بوٹ گرگابی وغیرہ پشاوری لونگی کلاہ ٹوپی سامان سمارت متعلقہ زرہ تر کمان زرگران سوہی حجام وغیرہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مسفی خون خارش پھوڑہ پھنسی آتشک ناسور گنٹھیا۔ بدن کے سفید سیاہ داغ اور دیگر جلدی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے قیمت فی بوتل عہ فہرست مفصل درخواست پر مل سکتی ہے۔ نوٹ متصلہ ذیل شہروں سے ہمارے ایجنٹوں سے خرید سکتے ہیں۔ بنوں کوہاٹ نوشہرہ ایبٹ آباد حضرو حسن ابدال کیمبلپور گوجرانوالہ گوجرانوالہ جہلم گجرات بھیرہ لائلپور چوآنوالہ خانقاہ ڈوگران۔ وزیر آباد جموں سیالکوٹ جھنگ گھیانہ نارو وال جالندھر ملتان کیریاں وغیرہ وغیرہ

المشتہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی۔

ہماری ۵ سالہ تجربہ شدہ مجربات ۱۲

سرمہ عجیب نمائی دس برسوں کی دھند کرنزلہ وجالا گرے۔ دور کی نظر کے لئے ناظرین نورافشاں سے پادری صاحبان بروفیسران حکیمان شاہد ہیں۔ عہ

روغن اکسیر اعظم ادرد سر شقیقہ۔ کان۔ کمر۔ گھٹنے۔ ریگی درد چوٹ گلاہٹی۔ بچھو وغیرہ زہریلے جانور کے کاٹے ہاتھ پیر اسکے لگے۔ کم ستا ۔ ۱۲

مجربات ادرد سے پیٹ مرگی۔ طاعون۔ کمزوری جگر۔ تلی پاک لیسے ادویات ۔ زنانہ مردانہ کمزوری وغیرہ ۲ یاد رکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر و حرم داس ایل۔ ایم۔ ایچ۔ ایم لاہور کے۔ ایل۔ ایم ایچ۔

عمدہ قابل اطمینان صلیب

تحفہ کرسمس اور پھول بیج پھول پھل کے پودے ایچ ایچ علیسجی اینڈ کو سہارنپور سے ملتے ہیں فہرست منگا کر نام و قیمت معلوم کیجئے۔ ایچ ایچ علیسجی اینڈ کو۔ سہارنپور